Regd L No 2595 ~~~~~ رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۹۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Regd L. No 2595. | ہندوستان بھر کے سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کی اہم فرائض کو بجالانیوالا واحد اخبار | رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۹۵

یَھْدِی اللّٰہُ لِنُوْرِہٖ مَنْ یَّشَآءُ
مقاصد
(۱) اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اس کی فضیلت ظاہر کرنا
(۲) غیر مذاہب میں تبلیغ اسلام کے اہم فرض کو ادا کرنا۔
(۳) دیگر مذاہب کے حملوں کا کامل و صحیح جواب دینا۔
(۴) راعی اور رعایا کے تعلقات کو مضبوط و مستحکم بنانا۔
سرماہ کی ۳/۱۷ کو شائع ہوتا ہے
قادیان
(T.35.)
INDIA POSTAGE THREE PIES
JAN
2 - P.M.
از دفتر اخبار نور قادیان ضلع گورداسپور
بخدمت حافظ مکرم صاحب قادیان
ممالک غیر ۸ شلنگ

جلد ۲۴ | اخبار نور قادیان دارالامان مؤرخہ ۳۰ر جنوری ۱۹۳۵ء مطابق ۲۶ر رمضان ۱۳۵۳ھ | نمبر ۱۱

عید مبارک

ناظرین نور کو عید مبارک ہو۔

نیا سال مبارک

اور نیز ناظرین نور کے لئے نیا سال بھی مبارک ہو اور دعا ہے کہ ناظرین نور کے گذشتہ سال کے غم ماضی میں مدفون ہوں اور اس سال کے غموں سے محفوظ رہیں، اور گذشتہ سال کی خوشیاں اس سال بھی بڑھ چڑھ کر ساتھ دیں اور گذشتہ سال کی نسبت اس سال دوستوں کو خدمات دین کی زیادہ توفیق عطا ہو، بہتر ہو کہ نور کے ناظرین اس سال کی خدمت دین کا پروگرام ابھی سے مرتب کر لیں اور اس کیلئے پوری سعی سے کام لیں کہ اللہ تعالیٰ اسے پورا کرے۔ خاکسار اڈیٹر نور نے اپنا یہ پروگرام بنایا ہے، فرقان کریم کے ہندی ترجمہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گورمکھی و ہندی سیرت کی تکمیل اور اشاعت، دوست دعا کریں کہ اللہ کریم میرا یہ نیک پروگرام پورا کرے، آمین

میرا نیا مکان اور میرے بھائی

سالانہ جلسہ پر بھائیوں نے جس محبت اور گرم جوشی سے مجھے نئے مکان کی مبارکباد دی یہ اس بات کا صریح ثبوت تھا کہ میرے بھائیوں نے میری خوشی کو اپنی خوشی سمجھا اور ایسے بھائیوں پر میں جس قدر بھی ناز کروں کم ہے۔ اللہ تعالیٰ میرے ان بھائیوں کو خوش رکھے اور حسنات دارین کا وارث بنائے۔

میرا خیال غلط نکلا

میرا خیال تھا کہ میرے نئے مکان پر پہنچنے کیلئے شاید اس سال دوستوں کو کچھ مشکل پیش آئے۔ مجھے خوشی ہے کہ میرا یہ خیال غلط نکلا، اور دوست پہلے کی نسبت زیادہ تشریف لائے اور بعض ایسی مبارک ہستیوں کی ملاقات سے بھی میں مستفیض ہوا جس پر میں جسقدر بھی فخر کروں کم ہے اور یہ اسبات کا نتیجہ ہے کہ گو میں نے اپنا یہ مکان حال ہی میں تبدیل کیا تھا مگر یہ قادیان کی مال روڈ پر واقعہ تھا اور اس کی جائے وقوع الحمدللہ ہر طرح برمحل تھی۔

یہ نعم البدل ہے!

مجھے، اپنے پہلے مکان سے بہت محبت تھی، کیونکہ مسجد کا قرب تھا اور پھر خلیفۃ المسیح اولؓ کا عطیہ، مگر مسجد کی توسیع کے لئے میرے مکان کی ضرورت تھی اور میں نے اپنی محبت کو قربان کیا اور جس کے صلہ میں اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے بہتر مکان دیا جو حقیقی معنوں میں نعم البدل ہے۔

اخبار کا حجم

اس اخبار کا حجم بجائے ۱۶ صفحات کے ۱۲ صفحہ ہے جلسہ سالانہ میں غیر معمولی مصروفیت اور پھر میں ان دنوں بخار نزلہ اور کھانسی میں بھی مبتلا رہا اور ان حالات پر جو کچھ بھی یہ ہوا بسا غنیمت ہے اور پھر ایک طرح سے دوستوں کو یہ اضافی نمبر ہی جا رہا ہے کیونکہ عام طور پر بوجہ سالانہ جلسہ ۳ر جنوری کے پرچہ کی تعطیل ہوا کرتی ہے۔

وی پی کی اطلاع

جن دوستوں کے نام پندرہ روز قبل اطلاع دینے کے بعد ۲ر جنوری کو وی پی ارسال کئے گئے ہیں۔ ان کا فرض ہے کہ وہ وی پی وصول فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں۔ تاکہ نور پہلے سے زیادہ خدمت دین بجا لائے۔

مجھے علم ہی

سالانہ جلسہ پر ایک شخص نے ایک روپیہ کا سودا لیا اور پانچ روپے کا نوٹ دیا میں نے للعہ واپس دیئے اس شخص نے اپنے پاس سے ایک کھوٹا روپیہ واپس کر دیا کہ اسے بدلدیں میں یہ دیکھ رہا تھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط ـــــــ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ط

ہندو عورت کے حقوق

(نوشتہ مولانا محمد ظفر خانصاحب ایم۔اے۔ایل ایل بی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حال میں ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں ہندوستانی عورتوں کا دن منایا گیا۔ ان میں سے جہاں کہیں تقریریں کی گئیں ان میں زور دیا گیا کہ ہندو عورتوں کو حقوق دئے جائیں۔ جہاں مسلمان عورتوں کا ذکر تھا وہاں کہا گیا کہ شرع اسلام انہیں حقوق دیتی ہے لیکن مردوں نے ان کو غصب کر رکھا ہے، ہندو عورتوں کے لئے دھرم شاستر میں ترمیم کی ضرورت بتائی گئی اور افسوس کیا گیا کہ حکومت ہند اس معاملہ میں بڑی بے پروائی ظاہر کر رہی ہے کیونکہ اسے قانون بنا کے ان ہندو خواتین کی مدد کرنی چاہئے۔

اس پر بمبئی کے روزانہ ٹائمز یکم دسمبر ۳۴ء کے ایڈیٹوریل میں اپنا رونا رو دیا کہ قانون اس معاملہ میں یکرُخ واقع ہوا ہے۔ مردوں نے عورتوں کے متعلق ایک رُخ قاعدے بنائے۔ انگلستان میں عورتوں کی جائداد کے متعلق جو قانون بنا، اس کی رُو سے عورتوں کو اتنے حق مل گئے کہ مرد تکتا رہ جاتا ہے۔ یہ قانون مردوں کے خلاف ہے گویا یہ بھی یکرخا ہے۔ پھر ہندو دھرم شاستر کے متعلق جو کچھ لکھا ہے وہ اس کے لفظوں میں اچھا معلوم ہوتا ہے ہم تو کہا ہی کرتے ہیں کہ اس قانون میں ہندو عورت کی حیثیت اس قدر ادنیٰ ہے کہ وہ اپنے حقوق سے محروم کر دی گئی ہے۔ اس کے نوٹ کا ترجمہ یہ ہے:۔

"ہندوستان میں کوئی جنسی مخاصمت عورتوں کی پست اور محتاج حالت کی ذمہ دار نہیں، یہ رواج کا جور وستم ہے اور زیادہ تر عورت ہی ہر جگہ شدت آمیز اور نامعقولیت سے رواج سے چمٹی رہی ہے، ہندو دھرم شاستر ہندو عورت کے سود و بہبود کے متعلق بعض اہم معاملات مثلاً شادی، طلاق اور وراثت کے بارہ میں بلاشبہ ناقص اور مخالف ترقی ہے شادی ہندو قانون کے ماتحت معاہدہ نہیں بلکہ ایک مقدس بندھن ہے جسے کوئی انسانی طریقہ توڑ نہیں سکتا۔ لیکن اس معاملہ کی سختی مرد کے حق میں کم کر دی گئی ہے اسے اس قانون کی رُو سے تعدد ازدواج کی اجازت ہے، جسے وہ استعمال کرتا ہے۔ عورتیں اس معاملہ میں بے بس ہیں۔ علاوہ ازیں وراثت کے معاملہ میں یہ قانون مرد و عورت وارثوں کے درمیان بہت غیر منصفانہ امتیاز روا رکھتا ہے۔

ساردا ایکٹ کے منظور ہونے کے وقت ہندو مسلمانوں نے جو احتجاج کئے اور پھر اس قانون کا جو نتیجہ نکلا سب کو معلوم ہے۔ دونوں قوموں کے مشہور لیڈر اس بات پر زور دیتے رہے ہیں کہ تمدن و معاشرت کے معاملات میں حکومت سے استمداد کرنا پرلے درجے کی حماقت ہے ۱۸۵۷ء کے ملکہ معظمہ کے اعلان کے مطابق حکومت کو مذہبی معاملات میں مطلق دخل نہ دینا چاہئے۔ لیکن اب حکومت محض اس ہمت پر کام کر جاتی ہے کہ حالات بدل گئے ہیں اور لوگ مذہبی معاملات میں ایسے چڑچڑے نہیں رہے جیسے ۵۷ء میں تھے۔ یہ خیال غلط ہے۔ ہندو مسلمانوں پر موقوف نہیں۔ خود عیسائی اور یوروپ کے عیسائی ان معاملات میں بہت ذکی الحس واقع ہوئے ہیں، کسی زمانہ میں بھی مذہبی مداخلت گوارا نہیں کی جائے گی۔ ستی وغیرہ کے معاملہ میں مسلمانوں اور انگریزوں کے زمانہ میں اس لئے مداخلت کی گئی کہ اس سے انسانی جانیں ضائع ہوتی تھیں اور جانوں کی حفاظت ہر حکومت کے ذمہ ہے۔ علاوہ ازیں ہندو پنڈتوں نے یہ ثابت کر دیا تھا کہ یہ محض رواج ہے، دھرم اس بات کا قائل نہیں۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ رائے عامہ تیار کی جائے اگر لوگوں کو ترغیب کے ساتھ ساتھ تعلیم دیجائے تو حکومت سے مدد مانگنے کی ضرورت ہی نہیں اور حکومت بھی اس معاملہ میں دخل دینا مطلق پسند نہیں کرتی۔ حال میں پریوی کونسل کے فیصلہ کے متعلق جو جوش بعض ہندوؤں میں دیکھا جا رہا ہے اس کے متعلق مغربی معصر مذکور لکھتا ہے:۔

ایک مشکل یہ بھی ہے۔ حال میں پریوی کونسل نے ہندو عورت کو ایک فیصلہ میں گود لینے کا حق دیا۔ اس سے اعتراض اور مخالفت کا ایک طوفان برپا کر دیا گیا ہے اور اس فیصلہ کو غیر مؤثر کرنے کے لئے قانونی مسودات تیار کئے جا رہے ہیں۔

حالانکہ وہ فیصلہ ہندو قانون کے حوالہ سے کیا گیا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ ہندو عورت اسی وقت اپنے حقوق حاصل کر سکتی ہے جب وہ اپنی آواز میں طاقت پیدا کرے اور اگر اس کا ذاتی قانون اسے حق نہیں دیتا تو دنیاوی قانون بنوائے۔ جیسے اس کی بہن عیسائی عورت نے کہا۔ خدا کا شکر ہے کہ اسلام نے ۱۳ ۱/۲ سو برس پہلے عورتوں کو وہ حقوق دیئے جو کوئی مذہب بھی نہ دے سکا

شذرات

آریہ سماج کے پاس اسکا کیا علاج ہے؟

۱۸ر دسمبر کے ملاپ میں ایک ہندو مسمی سرجو پرشاد کا ایک خط چھپا ہے جس میں وہ ایڈیٹر صاحب ملاپ کو مخاطب کر کے اس طرح لکھتا ہے کہ "میں آپ کی لیاقت سے آگاہ ہوں۔ آپ کا اخبار ہمیشہ پڑھتا ہوں، اگر عورت شادی شدہ ہو اور اس کا پتی (خاوند) کھانے پینے کی تکلیف نہ دیتا ہو، مگر عورت کسی دوسرے پر عاشق ہو جائے کیا وہ عورت اپنے پتی سے چھوٹ سکتی ہے؟" اس کا جواب ایڈیٹر مہاشہ جی دیتے ہیں کہ وہ عورت نہیں چھوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سکتی۔ جس صورت میں وہ عورت نہیں چھوٹ سکتی اور ایسی حالت میں نباہ بھی نہیں ہوسکتا تو بتلایئے اس سے بڑھکر خاوند کیلئے اور کیا مصیبت ہوسکتی ہے۔ کیا ایسا بدقسمت خاوند ایک منٹ کیلئے آرام حاصل کرسکتا ہے ہرگز نہیں اور ویدک دھرم اس کا علاج بتلانے سے قاصر ہے ہاں اس کا علاج اسلام میں ہے جو ایسی بدکار عورت کے لئے طلاق کو جائز قرار دیتا ہے۔ تو بتلایئے۔ اب فطرتی مذہب کون سا ہوا۔ وہ جو خاوند کو اس مصیبت سے نکالتا ہے یا وہ جو خاوند کو اس مصیبت میں پڑا رہنے دیتا ہے۔

یہ قدم مبارک ہے

مہتہ جیمنی آریہ سماج میں ایک سنجیدہ ہستی تسلیم کئے جاتے ہیں آپ نے ایک جلسہ میں لڑکیوں کے عام پبلک جلسہ میں اسٹیج پر بھجن بولنے کے خلاف بھی آواز بلند کی اس سلسلہ میں کہا کہ اس قسم کے تماشوں کی اجازت نہیں ہونی چاہئے۔ اس سلسلہ میں آپ نے آریہ سماج کے ایک برگزیدہ کارکن کا ذکر کیا۔ جو کہ نوجوان عمر کی لڑکیوں کا ناچ پبلک کے سامنے کروانے میں فخر سمجھتے ہیں فرمایا کہ جب افریقہ میں میں اس آریہ سماجی کارکن کی ایسی کارروائی کے خلاف آواز بلند کی تو اس نے کہا کہ تم ناچ کے خلاف بحیثیت آریہ سماجی کارکن کے کیسے بول سکتے ہو جبکہ شاستروں میں اس کا ذکر ہے، اس پر میں نے جواب دیا کہ ٹھیک ہے کہ شاستروں میں ناچ کا ذکر ہے۔ لیکن انہیں معلوم ہونا چاہئے۔ کہ دھرم ذاتی اور مجموعی دو حالتوں میں ہوتا ہے اور یہ ضروری نہیں کہ ایک شخص کو گھر میں جس کام کے کرنے کی دھرم اجازت دیتا ہو پبلک میں بھی اس کی اجازت ہو"

کسی حد تک یہ بات صحیح ہے مگر ہر موقعہ پر اس کا اطلاق نہیں ہوسکتا، شراب ہر حالت میں بُری ہے جُوا ہر حالت میں بُرا ہے۔ خواہ یہ افعال ذاتی رنگ میں ہوں یا پبلک رنگ میں۔ اگر آریہ سماج ناچ وغیرہ کو دور کرنا چاہتی ہے تو اس کی ایک ہی صورت ہے کہ اس کی اجازت کسی صورت میں بھی نہ ہونی چاہئے۔ خواہ یہ پبلک رنگ میں ہو یا پرائیویٹ رنگ میں۔ ورنہ بغیر اس کے حقیقی اصلاح مشکل ہے۔ بہرحال مجھے خوشی ہے کہ آریہ سماج میں ایسے بزرگ بھی ہیں جو اس قباحت کو قباحت سمجھتے ہیں اور اس سے کچھ امید کی جھلک ہے کہ شاید یہ قباحت کسی وقت دور ہوسکے۔ حقیقت یہ ہے کہ آریہ سماج نے جن اصولوں میں اسلام کی پیروی کی ہے مثلاً شدھی، اچھوت اودھار ایک خدا کی پوجا وغیرہ وغیرہ۔ وہاں تو فخر کے ساتھ یہ اپنا سر اونچا کرسکتی ہے اور جہاں اس نے اسلامی اصولوں کی مخالفت کی ہے۔ وہاں ہی اسے مشکلات سے دوچار ہونا پڑا ہے۔

جاپان کی آواز شراب نوشی کے خلاف

یہ خبر خوشی سے سنی جائے گی کہ جاپان نے شراب نوشی کے خلاف اپنی آواز کو بلند کیا ہے۔ کچھ تعجب نہیں کہ تھوڑے ہی عرصہ کے اندر جاپان شراب کی لعنت سے مبرا ہوسکے۔ اگر ہندوستان بھی اس کا تتبع کرسکے تو غریب ہندوستانیوں کا لکھوکھا روپیہ بچ سکتا ہے دراصل جبتک مذہبی رنگ میں اس کے برخلاف آواز نہ اُٹھائی جائے تب تک کامیابی کم از کم ایشیا میں مشکل ہے آج سے ۱۳ سو سال قبل عرب میں لوگ پانی کی طرح شراب پیتے تھے، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے برخلاف آواز بلند کی کہ یہ چیز قطعی حرام ہے تو مسلمانوں نے اس نجس چیز کو چھونا تک بھی حرام سمجھا۔ اب آپ دیکھئے کہ اگر کوئی بدقسمت مسلمان اس لعنت کا طوق اپنے گلے میں پہنتا بھی ہے تو لک چھپ کر۔ کیونکہ مسلم پبلک ایسے آدمی کو اچھی نظر سے دیکھنے کیلئے تیار نہیں ہوسکتی، قانون کے ذریعہ ہم وقتی طور پر یا پبلک طور پر ایک قباحت کی بندش کروا سکتے ہیں۔ مگر مذہب کا تعلق دل کے ساتھ ہے جس سے اثر پذیر ہوکر نہ انسان پبلک میں گناہ کا ارتکاب کرسکتا ہے اور نہ ہی پرائیویٹ طور پر۔ باقی رہا یہ سوال کہ دوسرے مذاہب اسکو ناجائز قرار دیتے ہیں یا نہیں اگر دیتے ہیں تو کہاں تک۔ سب مذاہب کے متعلق میں اس کیلئے یقینی طور پر کچھ نہیں کہہ سکتا۔ مگر میرا ضمیر یہ کہتا ہے کہ کوئی بھی اچھا مذہب اس کے روا رکھنے کا روادار نہیں ہوگا۔ اور دوسرے اگر کوئی اور مذہب اس لعنت سے دنیا کا چھٹکارا نہیں کرواسکتا تو پھر کیا وجہ ہے کہ ایسے مذہب کو اختیار نہ کیا جائے۔ جس کے اختیار کرنے سے اس لعنت سے نجات مل سکتی ہو۔

یہ غلط ہے

۱۸ر دسمبر کا ملاپ لکھتا ہے کہ "مسلمان ہندوستان کو "مال غنیمت" سمجھتے ہیں اس لئے کہ یہ کافرستان ہے، اس کے لئے انہیں قربانی کرنے کی کیا ضرورت ہے اگر وہ کرینگے تو پاکستان کیلئے" یہ کہ مسلمان ہندوستان کو کافرستان سمجھتے ہیں یہ قطعی غلط ہے۔ مسلمان ہندوستان کو کافرستان کیسے کہہ سکتے ہیں جبکہ وہ خود بھی اس میں کروڑوں کی تعداد میں آباد ہیں۔ مگر آریہ دوست بھی حق بجانب ہیں کیونکہ وہ ہندوستان کے علاوہ دیگر ممالک کو جس نظر سے دیکھتے ہیں اسے ستیارتھ پرکاش میں اس طرح بیان کیا گیا ہے۔ ستیارتھ پرکاش کے آٹھویں سمولاس میں یہ لکھا ہے کہ "جو آریہ ورت (ہندوستان) کے علاوہ ملک ہیں وہ ملیچھوں اور راکششوں کے دیش (ملک) کہلاتے ہیں"۔ بتلایئے اس جگہ صریح الفاظ میں مسلمانوں کو راکشس نہیں کہا گیا۔

اس دورنگی سے کیا فائدہ؟

۹ر دسمبر کا شیر پنجاب لکھتا ہے کہ "

کل میں دھرم بچایا جس نے ❊ اتیاچار مٹایا جس نے
دشٹ ملیچھوں کے ہاتھوں سے ❊ گئو برہمن کو چھوڑایا جس نے
جے گورو گوبند سنگھ کی جے "

۱۹۱۲ء میں ایسٹر کی تعطیلات میں جو سیالکوٹ میں سکھ ایجوکیشنل کانفرنس ہوئی تھی، اور جب ہندو گئوشالہ کی صندوقچیاں وغیرہ لے کر کانفرنس میں سکھوں سے گئوشالہ کیلئے خیرات مانگنے کے واسطے گئے۔ تو انہیں کانفرنس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے نکلوا دیا گیا اور سکھوں نے کہا کہ ہم ہندو نہیں ہیں اس لئے ہم پر گئو رکھشا واجبی نہیں ہے، پھر سکھوں کا یہی اخبار شیر پنجاب جو اس وقت لائل گزٹ کے نام سے موسوم تھا اپنے ۷ رفروری ۱۹۱۵ء کے اشو میں لکھتا ہے کہ "گائے کی مذہبی عظمت کا سوال خالص ہندو سوال ہے اور سکھ جہاں جھٹکہ پر کسی قسم کی بندش کو برداشت نہیں کر سکتے وہاں دوسروں کو کوئی خوراک کھانے سے روکنا نہیں چاہتے۔ اور روزانہ اخبار اکالی ... لکھتا ہے کہ "سکھ دھرم کا کوئی اصول گائے کی عزت اور حفاظت کا نہیں۔ بحوالہ انقلاب ۲۰ راگست ۲۹ء

اب تعجب ہے کہ اس تعلیم کی موجودگی میں شیر پنجاب گائے کی حفاظت کے گیت کس طرح گا سکتا ہے۔ دراصل سکھوں کو یہ دورنگی ہمیشہ ہی مہنگی پڑی ہے ان کی فلاح اسی میں ہے کہ وہ صاف الفاظ میں اس کا اعلان کریں کہ سکھ دھرم گئو پوجا یا گئو رکھشا وغیرہ کا ہندوؤں کی طرح روادار نہیں۔ کیونکہ ان کا مذہب انہیں گئو پوجا وغیرہ کی تعلیم نہیں دیتا۔

سوائے اسلام کے اچھوتوں کو اور کوئی جذب نہیں کر سکتا

۲۳ ردسمبر کا آریہ گزٹ لکھتا ہے کہ "موضع گوگو وال ضلع ہوشیار پور سے خبر آئی ہے کہ وہاں کے چرم کار ہریجنوں (چمار) کا سوشل بائیکاٹ موضع ہذا کے راجپوتوں اور مہنتوں نے کر دیا۔ بیچارے ہریجنوں (اچھوت) کے ساتھ یہاں تک سختی برتی جا رہی ہے کہ ان کا کھیتوں میں رفع حاجات کیلئے جانا بھی بند ہے۔"

دراصل سوائے اسلام کے اور کوئی مذہب اچھوتوں کو جذب نہیں کر سکتا اور تمدنی رنگ میں ان کی پوزیشن بلند نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اسلام میں کوئی اچھوت نہیں۔ اسلام کی یہ تعلیم ہے اکرمکم عند اللہ اتقاکم (تم میں وہی بڑا جو پرہیزگاری میں بڑا ہو) اچھوت اگر چاہتے ہیں کہ اس اچھوت پن کی لعنت سے دور ہو سکیں تو اس کی ایک ہی راہ ہے کہ وہ اسلام کی پناہ میں آجائیں جہاں کوئی اچھوت نہیں۔

کیا یہ درست ہے؟

۲۱ ردسمبر کا ملاپ ہندو اور سکھ کے ہیڈنگ کے تحت لکھتا ہے کہ "ہندوؤں نے سکھوں کی پرورش کی ہے" یہ بات کہاں تک درست ہے۔ اسے سکھ صاحبان ہی بہتر سمجھ سکتے ہیں مگر جہانتک تاریخ کا تعلق ہے وہ ملاپ کے اس دعویٰ کی تائید نہیں کرتی۔ فرمایئے راجہ ہرچندر اور کرپال چندر کون بزرگ تھے۔ ہندو یا مسلمان۔ اور دیوان چندو لعل، دیوان سچدانند اور گنگو برہمن کون بزرگ تھے۔ ہندو یا مسلمان۔ اور ان صاحبان نے سکھوں کے ساتھ جو سلوک کیا تاریخ اسکی بہترین شاہد ہے۔ اور پھر دور کیوں جاؤ۔ ستیارتھ پرکاش میں سوامی دیانند صاحب نے شری گورو نانک دیو جی مہاراج کو جن الفاظ میں یاد فرمایا ہے وہ اب بھی ستیارتھ پرکاش میں موجود ہیں جس کا دل چاہے دیکھ لے۔ ان حالات کی موجودگی میں ملاپ کا یہ کہنا کہ ہندوؤں نے سکھوں کی پرورش کی ہے۔ یہ ایک اچنبہ ہے۔

خطرناک غذائیں

آج کل کی نئی تحقیقات کے بموجب انسان کے کھانے پینے کی جو اشیاء اس کیلئے نقصان دہ یا خطرناک ظاہر کی جا رہی ہیں۔ وہ یہ ہیں:-

نمک۔ سرکہ۔ رائی۔ کالی مرچ۔ گرم مصالحہ۔ مصالحہ دار چٹنی۔ آچار۔ نمکین کھانے۔ سرکہ میں پڑی ہوئی چیزیں۔ پوری۔ پروٹھا۔ پالش کئے ہوئے چاول۔ میدہ کی چیزیں سموسہ۔ کچوری۔ تلی ہوئی بھاجیاں۔ مصنوعی طور پر تیار کی ہوئی غذائیں۔ چکنی اور مرغن غذائیں۔ شراب۔ کافی۔ قہوہ کوکو۔ چائے۔ ہر قسم کی دوائیاں۔

ہم لوگوں کو سخت ضرورت ہے کہ مذکورہ بالا اشیاء کے استعمال سے ہمارے جسم وغیرہ کو جو نقصان ہو رہا ہے، اس کا ہم سچا علم حاصل کریں اور ان اشیاء کے استعمال سے پرہیزگار بننے کے قابل بنیں۔

آریہ سماج روبہ تنزل

حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی پوری ہو رہی ہے

اگر واقعات کا ذرا گہری نگاہ سے مطالعہ کیا جائے تو یہ حقیقت صاف نظر آسکتی ہے کہ آریہ سماج اخلاقی و مذہبی حیثیت سے تباہی کے قریب پہنچ چکا ہے اور زیادہ دیر تک زندہ نہیں رہ سکتا، آریہ سماج کی تباہی کئی طریق پر واقعہ ہو رہی ہے اول تو ضروریات زمانہ کی مجبوری سے وہ اپنے متعدد مسلمہ عقائد و اعمال سے دستبردار ہو چکا ہے، ان میں سے بعض کے نام لینے کی بھی اسے جرأت نہیں ہوتی۔ مثلاً نیوگ وغیرہ۔ اس کے برعکس اس نے بہت سی ایسی باتیں اختیار کر لی ہیں جو ویدک دھرم اور سوامی دیانند جی کے نزدیک قطعاً ممنوع تھیں، مثلاً نکاح بیوگاں وغیرہ اس طرح اس نے عملاً ثابت کر دیا کہ اس کے اصول و عقائد نہایت ناقص ہیں، اس کے بعد آریہ سماج کی تباہی کا یہ سامان پیدا ہوا کہ اس کے اکثر تعلیم یافتہ نوجوانوں اور متعدد بلند پایہ پنڈتوں نے ویدک دھرم کے بنیادی عقائد اور سوامی دیانند جی کی تعلیمات کے خلاف علم بغاوت بلند کر دیا ہے ایسے لوگوں کی تعداد اور اثر میں نہایت تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے اس کے علاوہ آریہ سماجیوں کی اخلاقی حالت بہت کچھ قابل توجہ ہو رہی ہے - پہلی کمزوری کو تو وہ مختلف تاویلیں کر کے چھپانے کی کوشش کیا کرتے ہیں لیکن دوسری اور تیسری کمزوری سے منکر نہیں ہیں نہایت زور شور سے اس کا اقرار و اعلان کر رہے ہیں۔ بلکہ آریہ لیڈر، مہاتما اور اخبارات اپنی اس تباہی پر چیخ پکار مچا رہے ہیں اسوقت مختلف آریہ اخبارات کے صرف چار غیر منتخب نمبر ہمارے سامنے ہیں۔ ان ہی میں سے چند اقتباسات پیش کئے دیتے ہیں۔ آریہ سماج ویدوں کو اپنی بنیاد بتلاتا ہے اور ان کو بالکل اسی طرح ماننا جس طرح کہ سوامی دیانند جی نے مانا اس کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نزدیک اشد ضروری ہے چنانچہ "آریہ گزٹ" (۸ر جولائی) لکھتا ہے:-

"ویدآریہ سماج کی جان ہیں۔ اس کے مشن کی بنیاد ہیں۔ اگر آریہ سماج سے وید کو نکالدیا جائے یا اس طرح ویدوں کو نہ مانا جائے جیسا کہ مہرشی دیانند نے مانا، تو آریہ سماج کا وہی حال ہوجائے گا۔ جیسا کہ ندی کا بغیر پانی یا مچھلی کا جل کے بنا ہوتا ہے یا شریر کا آتما کے بنا ہوتا ہے"

لیکن آریہ سماج کی درسگاہوں، اداروں، اور نوجوانوں کی حالت کیا ہے؟

"جب ناستکتا (دہریت) کی لہر آریہ سماج کے اندر ہی اندر اتنے زور سے چل رہی ہے تو اس کی سنتھاؤں سے پڑھ کر نکلے ہوئے نوجوان زیادہ تر ناستکوں کا وید در درہوں کا مہرشی دیانند کے نندکوں اور غداروں کا ہی ساتھ دیتے ہوئے پائے گئے ہیں۔ انہیں (سوامی دیانند کو) گالیاں دیتے ہیں ان کے وید بھاشوں کو غور سے پڑھے بغیر ان میں غلطیاں نکال کر دکھلانے کی کوشش میں یہ نوجوان اپنی شان سمجھ رہے ہیں، وید بھاشیہ کار بھی آریہ سماج نے بڑے پیدا کئے لیکن کوئی ایسا نہیں نکلا جس نے مہرشی کی بھاشیہ شیلی کو پورے طور پر سمجھ کر اسی ڈھنگ سے وید منتر سمجھانے کی کوشش کی ہو، (آریہ ویر ۳ر جولائی)

"عام طور پر یہ (آریہ سماج کی) سنتھائیں ایسے ہاتھوں میں ہیں جو مشرق کی اپیکھشیا (کی بجائے) مغرب کے زیادہ دلدادہ ہیں، مہاراج دیانند کی وید بھاشیہ کی بجائے گرنتھ مہیدھر اور سائن کے بھاشیوں کو پرسنسا کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں اور یہ سب کچھ آزاد خیال کی غلط رٹ کے ماتحت ہورہا ہے" (آریہ گزٹ ۸ر جولائی)

ان حالات کے پیش نظر یہی نتیجہ نکالا جاسکتا ہے کہ آریہ سماج کی حالت ایک خشک ندی، ایک ماہی بے آب، کی طرح ہورہی ہے جو بغیر پانی کے مضطرب ہے

. . . . . .

آریہ سماج کی ظاہری شان کالجوں، سکولوں، گروکلوں اور ودیالوں سے بنی ہوئی ہے۔ لیکن یہی ادارے اس کی تباہی کا باعث ہورہے ہیں

آریہ سماج سکولوں، پاٹھ شالاؤں، کالجوں، گروکلوں وغیرہ انسٹی ٹیوشنوں کے چکر میں پڑگیا، ساری شکتی اس کی ادھر لگ گئی۔ تن من دھن ان کے لئے ہوگیا۔ ویدپرچار رک گیا، ان سنتھاؤں کے چکر سے آریہ سماج کو نکالنا چاہئے۔ موجودہ اوستھا کو دیکھ کر میں یہ کہنے کے لئے مجبور ہوں کہ کسی بھی سچے آریہ سماجی کو جو آریہ سماج کو انت دیکھنا چاہتا ہو ایک پائی بھی کسی سنتھا کو چندہ نہ دینا چاہئے" (آریہ ویر ۳ر جولائی)

آریہ سماج نے اپنا تن من دھن ان انسٹی ٹیوشنوں پر لگایا، اس سے جو نتیجہ نکلا وہ اوپر بیان ہوچکا۔ ذمہ دار آریہ سماجیوں کا خیال ہے کہ انہی انسٹی ٹیوشنوں کی وجہ سے آریہ سماج کے اندر مذہبی عالموں اور اپدیشکوں کی کوئی عزت نہیں، ہر جگہ پرنسپل، ہیڈ ماسٹر اور پروفیسر چھائے ہوئے ہیں۔

آریہ سماج کے ماتحت کالج، سکول، گروکل اور اپدیشک بھاگ سبھی ہیں۔ کسی آریہ ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر یا کسی آریہ کالج کے پرنسپل کو آریہ سماج یا آریہ پرتی ندھی سبھا میں کوئی بھی عہدہ دیدیا جائے تو آواز نہیں اٹھتی اور نہ صرف لوگ اس کے مدمقابل ہونے میں ہتک نہیں سمجھتے بلکہ اس کو اپنا افسر بھی بنانے کو تیار ہیں۔ افسوس کہ ایک دھرم سبھا میں اگرچہ دماغی کام کی عزت ہے ورن دھرم کی مہا سے کنٹو پر چار کے کام کو وہ درجہ حاصل نہیں جو کہ ہونا چاہئے"

(پرکاش ۸ر جولائی)

پنڈت وشو بندھو جی پرنسپل کہلاتے تھے، پرنسپل صاحب نے رشی دیانند کے خلاف بغاوت کا جھنڈا کھڑا کیا، آریہ سماج کے پران سوروپ ویدوں اور خاصکر رشی دیانند کی بھاشیہ شیلی کی ہنسی اڑانی شروع کی، پنڈت بھگوت دت نے آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا کے اپدیشکوں اور مہاتما ہنسراج جی کا پنڈت وشو بندھو کی مخالفت اور ان کے کفر کے کھنڈن میں ساتھ دیا۔ ڈی۔ اے۔ وی کالج کے ادھیکاروں کو یہ ناگوار گذرا کہ "اپدیشک" ایک پرنسپل کا مقابلہ کرے، پنڈت وشو بندھو کے برخلاف تو کوئی کارروائی نہ کی، الٹا بھگوت دت کو معطل کردیا، مہاتما ہنسراج جی کو پورا زور لگانا پڑا۔ اپنا ذاتی رسوخ استعمال کرنا پڑا تو بھی وہ پنڈت بھگوت دت کے ساتھ نیائے کرنے کی کوشش میں ناکام رہے، ان کا فیصلہ یہی تو ہے کہ خون پسینہ ایک کرکے ایک تیاگی دھرم اپدیشک نے سالہا سال کی لگاتار محنت سے سدھانت رکھشا کے لئے جو مصالحہ اکیترت کیا تھا اسے ایک کافروں کے سردار کے سپرد بے رحمی سے کردیا جائے تاکہ اس مصالحہ کی مدد سے وہ آریہ سدھانتوں کا اچھی طرح کھنڈن کرسکے"

کالج پارٹی کے آریوں کی مجلس اعلیٰ کی بے بسی اور بے انصافی کا ذکر کرتے ہوئے لکھا گیا ہے۔

"آریہ پرادیشک سبھا کا یہ ریزولیوشن کہ رشی دیانند کے اکیاون سدھانتوں کو نہ ماننے والا آریہ سبھا سد بھی نہیں رہسکتا" دھرا دھرا پارہ گیا۔ آریہ سماجیوں کے بیسیوں ریزولیوشنوں کو خاک میں ملادیا گیا۔ سوامی دیانند کی یاد میں ایک کالج کھولا گیا اس کے دیانند بھگت نے دیانند پرتی پاوت سدھانتوں کے لئے ایک ریسرچ دبھاگ کھولا، اس ریسرچ دبھاگ میں سے دیانند کے بھگت کو دھکا دیکر نکال دیا گیا اور وہ ریسرچ دبھاگ دیانند کے درددہی کے سپرد کردیا گیا"

اخبار "آریہ ویر" (۳ر جولائی) میں ایک نہایت ہی ذمہ دار آریہ فاضل سوامی بھومانند جی ایم۔ اے لکھتے ہیں:-

"اچار وچار کی شدھتا بہت کم رہ گئی ہے (آریہ سماج کا) یہ بھدا کانسٹی ٹیوشن منتری پردھان وغیرہ کو پیٹ بھر کر جھوٹ بولنے اور کھلے بندوں پکش پات کرنے کی اجازت دیتا ہے منتری پردھان وغیرہ جب پیسے کے زور بنتے ہیں تو ان میں ودیا اور شردھا کی جتنی کمی ہو اتنا ہی اچھا ہے ..... ڈنڈے اور روپے کے بل سے جب پد حاصل کیا جاتا ہے تو اس کو بنائے رکھنے کے لئے بھی انہی ساوہنوں کی ضرورت ہوگی۔ آریہ سماج کے کئی نامی سبھا (ممبر) خوب تمباکو پیتے ہیں کئی شراب اپدیشک اور بھجنیک بھی ان ریٹوں سے بری نہیں۔ کئی شراب پیتے ہیں، کئی سلفا، چرس اور بھانگ اڑاتے ہیں"

آریہ سماج کی برسر اقتدار پارٹی کی نسبت یہی مضمون نگار لکھتے ہیں:-

"جس کی لاٹھی اس کی بھینس کے مطابق جو پیسے کے زور سے چند ..... کی پارٹی بنائے رکھے اس کی چین ہی چین ہے، وہ ایک آدھ ستنتھا ہتھیا سکتا ہے۔ دھن ہڑپ کرسکتا ہے زناکاری کرسکتا ہے ..... بازی کرسکتا ہے"

آریہ سماج کے سکولوں کے طلبہ اور طالبات کے اخلاق کا ذکر مضمون نگار نے مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا ہے:-

"اس کے (آریہ سماج کے) کالجوں، سکولوں، ودیالیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور گروکلوں میں لڑکے بال بناتے ہیں اور لڑکیاں نکریں پہنتی ہیں پام الیو سوپ اور ..... کے ٹوپ استعمال کرتے ہیں .... کنیاؤں کے ودیالوں میں پرش کرم چاری رکھے جاتے ہیں مخلوط تعلیم بھی شروع ہوگئی ہے۔"

آریہ اخبارات کے متعلق یہی مضمون نگار لکھتا ہے:۔

"آریہ اخباروں میں برتھ کنٹرول کے اشتہار، پھلت جیوتش کے اشتہار، کوک شاستر کے اشتہار، سنیما ایکٹرسوں اور رنڈیوں کی تعریفیں اور ان کے ناچوں کے اشتہار، گنو مانس کی شراب کے اشتہار۔ تعویذوں اور گنڈوں کے اشتہار، لیکن سنیاسیوں اور برہمنوں کے کتنے بار کہنے اور کھنڈن کرنے پر بھی ان کے آریہ سمپادکوں (ایڈیٹروں) کے کانوں پر جوں بھی نہیں رینگی۔" (پیغام صلح ۱۱ رجولائی ۳۴ء)

کفایت شعاری

فیشن چھوڑ دو!

(۱) ٹوتھ پیسٹ، دانت منجن اور برش کا استعمال چھوڑ کر نیم کی داتن کرو، پسا ہوا نمک دانتوں پر ملو، بزرگ بھی ان کا استعمال کرتے تھے، انہیں کبھی پائیوریا نہیں ہوا، گاؤں والے بھی ان کا استعمال کرتے ہیں۔

(۲) خوشبودار تیل کی جگہ تلی کا تیل سر میں ڈالو، بالوں کی بیماریاں نہ ہوں گی، خرچ کم ہوگا۔ اور "چھیل چھبیلے" بھی نہ کہلاؤ گے۔

(۳) لکڑی یا سینگ کی کنگھی کام میں لاؤ۔ ملک کے پیسے ملک میں رہیں گے۔ ملک کی صنعت ترقی کرے گی۔

(۴) کریم سنو کا استعمال چھوڑ دو، جب یہ چیزیں نہ تھیں تب بھی ہم جیتے تھے، آج بھی ان کے بغیر جی سکتے ہیں۔

(۵) شیونگ سٹک، برش اور سیفٹی ریزر سے ہاتھ جوڑو دیسی اُسترا استعمال کرو، ملک کی صنعت کو بڑھاؤ، تھوڑے سے پیسوں سے برسوں کام چلاؤ گے۔

(۶) ہیٹ، کوٹ، بوٹ، پینٹ، پتلی چھڑی ان کو دور کرو، اس بیس نے ہمیں اپنے دیہاتی بھائیوں سے دور کر دیا ہے، وہ اس بھیس سے ڈرتے ہیں وہ اس بھیس کو بُرا سمجھتے ہیں، پیسے زیادہ خرچ ہوتے ہیں، دل میں غرور اور اکڑ پیدا ہوتی ہے، بیٹھنے اٹھنے کی سہولت جاتی رہتی ہے۔ اس کے بدلے دیسی لباس استعمال کرو، چھڑی کی جگہ موٹا ڈنڈا رکھو، جو کاٹنے والے کتے سے بھی بچا سکے، چھ روپے کے بوٹ کے بدلے ایک روپے کی چپلی پہنو،

(۷) چمکدار، بھڑکیلے، قیمتی اور باریک کپڑے نہ پہنو، ایسے کپڑوں میں پیسہ زیادہ خرچ ہوتا ہے، چلتے بھی تھوڑے دن ہیں، ان کا پہننا ہمیں اپنے غریب بھائیوں سے الگ کرتا ہے غریبوں کے ملک میں امیرانہ ٹھاٹھ باٹھ نہیں سوہتا، موٹا اور سادہ کپڑا پہنو، ہمارے ملک میں ایسا ہی کپڑا بنتا ہے، سب ملک اپنے ہی ملک کا کپڑا پہنتے ہیں تم بھی پہنو۔

غیر ضروری اشیاء کا استعمال بند کردو

(۱) چائے نہ پیو، ملک کا کروڑوں روپیہ بچے گا، اس کے بغیر مرو گے بھی نہیں۔ جب چائے نہ تھی تب بھی "ہم" تھے۔ پھر بھی بنے ہی رہیں گے۔

(۲) سگریٹ اور بیڑی نہ پیا کرو، ہمارا سارا پیسہ دھوئیں میں اڑ گیا، جو کچھ بچا ہے اسے ہی بچاؤ، حقے اور چلم کو توڑ پھینکو

(۳) تیز چٹپٹے مسالوں کا استعمال چھوڑ دو، ایسے مسالے ہماری صحت کے لئے نقصان دہ ہیں۔

(۴) گھروں کے سجانے کے لئے رنگ، تصویریں، پھول پتیاں، کھلونے اور کانچ کے سامان نہ خریدو، اگر تم سجاوٹ کے شوقین ہو، تو ..... دستکاری سیکھو، اپنے ہاتھ سے کھلونے، بیل، بوٹے تیار کر کے ان سے اپنا گھر سجاؤ، تمہیں آرٹ کا علم ہوگا، اسی کی نمائش ہوگی، پرائے آرٹ سے اپنے گھر کو سجانے میں وہ لطف نہیں آتا، جو اپنے ہاتھوں سے کھینچی ہوئی ٹیڑھی لکیر کو دیکھ دیکھ کر حاصل ہوتا ہے، صاف سُتھرا سجے ہوئے گندے کمرہ سے سوگنا اچھا لگتا ہے، سجاوٹ سے صفائی ضروری ہے۔

(۵) جن چیزوں کے بغیر کام کسی طرح چل سکتا ہو انہیں نہ خریدو، پیسہ بچاؤ، پیسہ مہنگی چیز ہے، بی۔ اے ہونے پر بھی بیس نہیں ملتے، پیسہ مصیبت میں کام آتا ہے۔

رگوید پر تنقیدی نظر

الخ
बुनी जम से व त्स रौक पीना ह
پنجمی تے برہما کیشاہری ادپ پرماہی ودھیسے مگھینوہ
الواہتا سورِبھسا ۱۱ سندیشو لشتوان یجرمن سمو پنتا مدہ

یہ رگوید کی پہلی منڈل سکت بیاسی کا چھٹواں منتر ہے

(ترجمہ) (پنجمی) میں جوڑتا ہوں (تے) تیرے (کیشاہری) کیسوں والے گھوڑے یعنی بڑے بڑے ایال والے (برہما ہا) منتر پڑھ کر (ادپ پرماہی) جلد روانہ ہوا، (ودھیشی) رتھ میں بیٹھ (گیتھیوہ) اپنے دونوں ہاتھوں میں رسی تھام (توا) تجھ کو (اُت) بہت اچھے (ستاسہ) نچڑے ہوئے (رجھسا) رجھانیوالے رس (اپدلشو) خوش کیا ہے (اپشنوان یجرمن) اے یجر کے اُٹھانے (سم اواتی) اس طرح خوراک (پیتنا) اپنی بیوی سے (مدہ) خوشیاں منا۔

معترض۔ دوستو اگر پرمیشور کا کلام ہے تو اس لئے ثابت ہوتا ہے کہ وہ کسی سوم پینے اور یجر اٹھانے والے کا ماتحت ہے، کہ منتر پڑھ پڑھ رتھ میں گھوڑے جوڑتا اور سوم کا عرق نچوڑتا ہے۔ پس گھوڑے جوڑنا اور رتھ کے آگے دوڑنا، ایشور جو احکم الحاکمین ہے کا کام نہیں ہو سکتا اگر یہ پرمیشور کی مدح وثنا ہے تو اس کے ہر پہلو پر نظر ڈالنے سے جو نازک تصویر وید مقدس ایشور کی لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہے وہ سخت ہی قابل اعتراض اور مضحکہ خیز ہے، جس کا بیان کرنا تو الگ رہا، اشارہ تک کرتے ہوئے بھی ہمارے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں، اگر وید مقدس کے حامی اس منتر کے ہر پہلو پر سرسری نظر ڈالیں، تو انہیں وید مقدس کی بے نظیر تعلیم معلوم ہو جائیگی۔ اگر یہ کسی راجہ کا بیان ہے تو رتھ پر سوار ہونا لڑائی کا سامان ہے پس اسلام کے جہاد مشروط پر اعتراض جمانا اور اپنے گریبان میں منہ نہ ڈالنا کہاں کا انصاف ہے یہ منتر کسی طرح خدائے قدوس کا کلام نہیں ہو سکتا۔ البتہ کسی دیوتا پرست کا ہو سکتا ہے کیونکہ دیوتا کی تعریف پر مبالغہ بیان کرنا ان کا کام ہے

الخ
नो बप्स पु वी र षि त स्य घा ग्ने
ایش پربورو برو تے جمر شوتیو نیو شامد بستا بھورو نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وکشم مہے پائے پتے سرمنیم اتھما برتیاہری یوگ مرہوم

یہ رگوید کی پہلی اشٹک چوتھے باب کے دسویں انوواک چھٹی سوکت کا پہلا منتر ہے سوامی دیانند صاحب نے اس کا ترجمہ جو کیا ہے اور جو اس میں وہ بے محل گھوڑے اور گھوڑی کی قابل اعتراض مثال لائے ہیں اسجگہ میں اس کا ذکر کرنا مناسب نہیں سمجھتا کیونکہ تہذیب اس کی اجازت نہیں دیتی۔ اگر دوست چاہیں تو اصل کتاب میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

دوسرے پنڈتوں نے یہ کیا ہے کہ بہت بھوجن پانیوالا اندر ارگوں کا عرق پینے اٹھا چلا آتا ہے جیسے .... کے پاس جاتا ہے اپنے شاندار سنہری رتھ کو اٹھا کر جس میں سنہرے گھوڑے جتے ہوئے ہیں وہ بہادرانہ کام کرنے کے لائق ہے اپنے تئیں شربت پینے میں مصروف ہوتا ہے" کیا ویدک ایشور کے احکام کے بغیر لوگ یہ کام نہیں کر رہے اس کے لئے ویدک ایشور کے الہام کی کیا ضرورت تھی۔ ہمیں حجاب مانع ہیں اس لئے ہم اس منتر کی شرح نہیں کر سکتے، ہاں اگر ہمارے دوست یجروید منتر ۳۱ باب ۳۳ کا جو ترجمہ پنڈت مہی دھر جی نے کیا ہے اس کو ملاحظہ فرمالیویں تو اس منتر کے متعلق بہت سے رموز اور نکات کھل جائیں گے۔ اس منتر میں کبوتر اور کتے اور گھوڑی کی مثال دیکر انسانوں کو ایسے کام کی طرف رہنمائی کی گئی ہے۔ جسے وہ بغیر کسی قسم کے ویدک الہام کے کر رہے ہیں، اس سے دو بڑے ... اعتراض وید مقدس کی تعلیم پر عائد ہوتے ہیں۔

اوّل۔ جس کام کی طرف ویدک ایشور نے انسان کو گھوڑے اور کبوتر وغیرہ کی تقلید کی ہدایت فرمائی ہے (جس کی تشریح کرنا ہم یہاں مناسب نہیں سمجھتے) اسے ایشور کا کلام کہنا تو الگ رہا ——————

دوم۔ انسان کو حیوانوں کے نقش قدم کی ہدایت فرمانا۔ انسان کو اشرف المخلوقات کے عطیہ سے بہت نیچے گرا دیتا ہے۔ افسوس اس منتر کی تشریح کیلئے ہمیں شرم مانع ہے ورنہ وید مقدس کے نکات اور رموز معرفت کما حقہ آشکار ہو جاتے، ہاں اگر دوستوں کو زیادہ ہی شوق ہو تو وہ پنڈت مہی دھر کے یجروید باب ۲۳ منتر ۳۱ کا ترجمہ ملاحظہ فرمالیویں،

الخ ल मां घ प्रसास्योषि ह धीप

توم سی پرشیو ویدتھیشو سنتے اگنی رتھی روھو رانام

یہ رگوید کی پانچویں منڈل آٹھویں ادھیائے چھبیسویں درگ کا دوسرا منتر ہے، پوتھی آریہ بھوین میں سوامی دیانند جی نے اس کا ترجمہ کیا ہے۔ اے اگنی! تو ہی حمد و ثنا کے قابل ہے اور لڑائیوں میں تیری ہی تعریف ہوتی ہے جو تیری ہی تعریف ہوتی ہے جو تیری تعریف نہیں کرتا یا کسی دوسرے کی کرتا ہے وہ کبھی فتح نہیں پاتا، دشمنوں کے مورچوں کے سامنے گھات لگانے والا جنگ اور لڑائیوں میں سب سے پہلے پہنچنے والا اور ہمارے دشمنوں کو سر کرنے والا تو ہی ہے اس واسطے ہماری شکست کبھی نہیں ہوگی، کیا جو دیالو یا کرپالو ہوتا ہے وہ کسی سے مورچہ بندی کرتا یا تلوار پکڑ کر لڑتا ہے یا جو لوگ اس کی تعریف نہیں کرتے ان کے بیج اور کھانے بگاڑتا ہے۔ ہرگز نہیں اور جن سے ان کی دشمنی ہے اگر وہ پرمیشور کے بھی دشمن ہیں تو پیدا کیوں کئے تھے، اگر وہ اس کے دشمن نہیں تو بیوجہ ویدوالوں کا طرفدار بنکر ان سے جنگ کرنا خالق۔ رب۔ رحمان کا کام نہیں اور اگر اگنی پرمیشور کا یہی روزمرہ ہے تو آریہ ورت کا خدا حافظ ہے۔ آریہ صاحبان اسلامی جہاد پر بہت اعتراض کرتے ہیں مگر خود نہیں دیکھتے کہ اس منتر میں کیسے خطرناک جہاد کی تعلیم ہے۔

الخ व स्येनू नक व म स्याम्

یہ رگوید کی پہلی منڈل سکت ۲۴ کا پہلا اور دوسرا منتر ہے۔ لفظی ترجمہ یہ ہے (کسے نونم) ہم کس کی التجا کریں (کتسیا) ہم کس کو (امرتا نام) آب حیات کا چشمہ جانیں (کوا کون دنہ) ہم کو (مہے اور پتیہ) زمین پر (پونروات) پھر پہنچائے تاکہ میں (پترم) اپنے باپ کو (چہ) اور (ماترم) ماں کو (درشیم) دیکھوں (ویم) ہم (اگنی) اگنی دیو کو (امرتا نام) زندگی بخش یا آبحیات کا چشمہ جانیں (پرتھم سیا) کہ پہلا دیو ہے (ماسہ) وہ (نہ) ہمکو (مہا ادیتیہ) زمین پر (پونروات) پھر پہنچائے گا تاکہ میں (پترم) اپنے باپ کو (چہ) اور (ماترم) اماں کو (درشیم) دیکھوں۔

معترض:۔ یہ ہو سکتا ہے کہ یہ کسی ایسے محتاج و مجبور بندے کی فریاد ہو، کہ جس کو اس کے ماں باپ۔ بیچ ڈالیں اور کوئی قربان کرنے والا شخص اس کو لکڑی سے باندھ کر اس کے گلے پر چھری رکھدے، اور وہ مارے دہشت کے رو رو کر اپنی ماں باپ کو پکارے، اور اس کی پُر درد آواز سنکر اگنی دیوتا آوے اور اس کی جان کو ہوم کی بھٹی سے بچائے چونکہ اس قصہ کو منوجی نے دھرم شاستر میں وید کے حوالہ سے بیان کیا ہے، اس واسطے یہ سرگباشیوں کا مقولہ نہیں ہو سکتا، کہ وہ نجات پاکر پرمیشور میں مل گئے اور پھر ان کو ماں باپ کا عارضی پیار اور محبت کیوں پسند آنے لگی تھیں، ان کا دنیا پر لوٹ آنا ایسا ہے جیسا کہ عرش معلیٰ سے تحت الثریٰ میں گر پڑتا ہے اگر اس کو دوزخیوں کا مقولہ خیال کریں تو بھی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ دوزخ میں اپنی بدعملی کے سبب جاتے ہیں اور ایسے عاقل اور بالغ اشخاص کے اعمال قابل سزا ہوتے ہیں کہ جن کو ماں باپ کی کچھ پرواہ نہیں ہوتی۔

اضلال وہدایت

ہمارے جان و مال سے پیارے قرآن شریف کی ایک آیت میں یہ فقرہ ہے۔ یضل به کثیرا ویهدی به کثیرا خدا تعالیٰ نے اس قرآن شریف سے بہتیروں کو ہدایت سے محروم رکھا ہے اور بہتیروں کو ہدایت کرتا ہے۔ تمام مخالفین اس آیت پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا یہ کام نہیں ہے کہ وہ کسی شخص کو گمراہ کرے یا فیضان ہدایت سے محروم رکھے۔ وہ ہادی مطلق ہے اس کا کام ہے کہ سب اشخاص کو ہدایت ہی دے۔

سو واضح ہو کہ خدا تعالیٰ بیشک ہادی مطلق ہے اس کا کام ہمیشہ ہدایت دینا ہی ہے۔ ہدایت کے ہی سامان اس نے دنیا میں پیدا کئے، انبیاء بھیجے، مرسلین مبعوث کئے، کتابیں بھیجیں غرض کہ ہدایت کا اس نے ایسا سامان مہیا کر دیا ہے کہ کسی شخص کو جائے عذر نہیں رہی۔ سارے عالم میں اس نے حجت پوری کر دی ہے اسلام کا آفتاب توحید کا نور سارے جہاں میں چمک رہا ہے۔ قد تبین الرشد من الغی اب جو شخص دیدہ و دانستہ اس آفتاب صداقت سے منہ پھیرے یا اپنی آنکھیں بند کر لے آفتاب کا کوئی قصور نہیں ہے ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ✣ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آفتاب اپنی روشنی برابر دے رہا ہے اور اس کی تیز شعاعیں سارے جہان پر چمک ڈال رہی ہیں، اور ہر ایک مقام کو روشن کرنے کیلئے طیار ہیں۔ لیکن جو شخص اپنے گھر کا دروازہ بند کرلے وہاں آفتاب کی روشنی کا کیسے گذر ہو خدا جبراً اس کے گھر کے اندر روشنی ڈال نہیں سکتا۔ اللہ تعالےٰ نے جو قانون مقرر کیا ہے، اسی قانون کی ہدایت پر چلنے سے نور آفتاب سے مستفیض ہو سکتے ہیں خارق عادات خدا تعالیٰ کبھی اس شخص کے گھر میں نور داخل نہیں کر سکتا، اسی طرح اللہ تعالےٰ کا آفتاب اسلام یا نور فرقان برابر دنیا میں روشن ہے لیکن دنیا میں جو شخص اس سے مستفیض ہونا نہ چاہے اور اس کی ہدایتوں کے برخلاف عمل کرے۔ خدا جبراً اسے ہدایت کی طرف نہیں لاتا

ع چہ سود از رہبر کامل تہیدستان قسمت را

خدا جبر کرنا چاہے تو ابھی سارے جہان کو مسلمان کردے ولو شاء لھدا کم اجمعین لیکن جب اس نے انسان کو اختیار دے دیا ہے تو انسان کے اختیاری ارادہ پر ہی انسان کو ضلالت یا ھدایت نصیب ہوگی اگر وہ اللہ تعالیٰ سے ہدایت چاہے تو اللہ تعالیٰ ہدایت دیدے گا، اور اگر ہدایت کی قبولیت سے اعراض کرے تو خدا تعالیٰ بھی جبراً اسے ہدایت کی راہ پر کھڑا نہ کریگا۔

اور یہی ہدایت کی راہ پر جبراً نہ کھڑا کرنا اور سرکش انسان کو اس کی گمراہی میں پڑا رہنے دینا یہ اضلال الٰہی ہے اور اس کے برخلاف طالب ہدایت کو ہدایت کی راہ پر کھڑا کرنا ھدایت الٰہی ہے، اللہ تعالیٰ کسی کی گمراہی نہیں چاہتا۔ ہر شخص کی نسبت وہ بھلا ارادہ رکھتا ہے اور یہی چاہتا ہے کہ اسلام اور سچائی کی راہ پر قائم ہو جائے فطرت اللہ التی فطر الناس علیھا لا تبدیل لخلق اللہ ذالک الدین القیم ولکن اکثر الناس لا یعلمون ہر شخص کو مناسب ہے کہ اللہ کی فطرت (دین الٰہی) پر قائم رہے جس پر اس نے انسانوں کو پیدا کیا ہے۔ فطرت اللہ میں تبدیلی کرنی مناسب نہیں۔

لیکن جو شخص جان بوجھ کر اپنے ارادے اختیار سے ضلالت میں رہنا چاہے۔ خدا بھی جبراً دھکیل کر اسے اسلام کی طرف نہیں لاتا، ان اللہ لا یھدی القوم الفاسقین یقیناً خدا اپنے ارادہ واختیار سے بے حکمی کرنے والوں کو بہ جبر ہدایت نہیں دیتا۔

یہی معنی ہیں اضلال الٰہی کے یعنی خدا تعالیٰ کا سرکش انسان کو جبراً ہدایت کی طرف نہ لانا۔ اور اس کو اس کی اختیاری کردہ گمراہی میں پڑا رہنے دینا۔ اللہ تعالیٰ بجز اس شخص کے جو اپنے ارادہ واختیار سے فسق وفجور اور کفر وضلالت میں پڑا رہنا چاہے۔ کسی کو ہدایت سے محروم نہیں رکھتا اور صرف محروم ان ہی کو رکھتا ہے جو اس کے مقرر کردہ قوانین و حدود سے تجاوز کرتے ہیں۔ اور سنن الٰہی کی مخالفت اختیار کرکے اپنے پاؤں آپ کلھاڑی مارتے ہیں اور آفتاب ہدایت سے آنکھیں موند لیتے اور دل بند کر لیتے ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ اس آیت کے آگے ارشاد فرماتا ہے۔ وما یضل بہ الا الفاسقین الذین ینقضون عھد اللہ من بعد میثاقہ اور خدا تعالیٰ اس کلام ربانی کے چشمۂ رحمت سے کسی کو محروم نہیں رکھتا۔ بجز اس شخص کے جو اپنے ارادہ واختیار سے حدود الٰہی سے تجاوز کرے۔ قوانین الٰہی کو توڑے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ جو اس نے پکا عہد باندھا اس عہد کا نقض کرے۔ یعنی فطرت سلیمہ کے اشارے پر نہ چلے، اور اس کی فطرت میں جو توحید کا نقش ہے اس کو دل پر سے دھو ڈالے۔ اور سنن الٰہی اور قوانین خدائی کی کچھ پروا نہ کرے اولئک ھم الخاسرون یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں، جو قوانین الٰہی کی مخالفت کی وجہ سے خسارہ میں پڑے ہیں۔ قوانین الٰہی کی مخالفت سے اللہ تعالیٰ انسان کو صراط مستقیم سے محروم رکھتا ہے اور یہ اس کی کرتوتوں ہی کی مکافات ہے اور ہدایت الٰہی نیک اعمال کا پاداش ہے۔ جو انسان کو اس کے نیک اعمال کے بدلے میں استقامت نصیب ہوتی ہے۔ دنیا کی کل کی کل سماوی کتب یہی تعلیم دیتی ہیں۔ چنانچہ رگوید سکت ۲۴ منتر ۴ میں لکھا ہے:۔

"اے بے عیب انسان! اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے جو تعریف کے قابل اور قبول کرنے کے لائق ثروت ہے اسے میں یقیناً تیرے لئے بدلہ اعمال دیتا ہوں اور عیب والوں کو اس ثروت سے محروم رکھتا ہوں"

(رگوید سکت ۲۴ منتر ۴)

ایک مشہور و معروف وید کا مفسر اس کی تفسیر یوں کرتا ہے:۔ پرماتما کو گرہن کرنے کی ضرورت تو جتلائی گئی ہے لیکن ساتھ ہی اس بات کا بھی گیان ہو گیا، کہ اس گرہن کے لئے بڑی بڑی سادھنوں کی ضرورت ہے۔ ان سادھنوں کا کمزور انسان کیسے انوشٹھان کر سکے۔ جس قدر بھاری بوجھ ہو، اٹھانے والے کو اسی قدر زیادہ مضبوط ہونے کی ضرورت ہے۔ جیسا دربار ہو اس کے اندر جانے کے لئے ویسے ہی اوصاف کی ضرورت ہوا کرتی ہے پرمیشور شدھ سروپ ہے وہ پوتر آتما ہے، بے عیب ہے۔ کیا اشدھ ناپاک۔ عیبوں سے پڑ گرے ہوئے انسان کے لئے اس کے دربار میں پہنچنا ممکن ہے؟ لیکن کمزور انسان یکدم سے پاکیزگی کیسے حاصل کر سکے؟ یہ خیال کمزور انسان کو سخت ویاکل کر دیتا ہے لیکن وید پھر پریم بھرے شبدوں میں بتلاتا ہے کہ جو انسان عیبوں سے پاک ہونے کیلئے جد وجہد کرتا ہے، پرمیشور اس کی خود پاکیزگی کی طرف پریرت کرتے ہیں۔ اس کے لئے اعلیٰ ثروتوں کے ایسے سامان مہیا ہو جاتے ہیں۔ کہ اس کی طبیعت دھرم کے راستے سے کبھی ڈانواں ڈول نہیں ہوتی۔ کیونکہ کرموں کا پھل منشیہ کو اوشیہ ملتا ہے۔ پرماتما نے جملہ جہان کا انتظام ہی کرموں کی پردھانتا پر کر رکھا، سائیں تلسی داس جی نے کیا ٹھیک کہا ہے ؎

کرم پردھان وشو پر رکھا ۔:۔ جو جس کرے سو تس پھل چکھا

پس جوں جوں انسان نیک کام کریگا، توں توں اسے نیکی کا پھل ملتے ہوئے اس کی شردھا نیکی کی طرف بڑھیگی اور وہ زیادہ سے زیادہ نیکی کی طرف چلتا ہوا آخرکار پرماتما کے پاک دربار میں پہونچنے کا ادھکاری بنیگا۔ لیکن جو انسان عیبوں سے پر ہے۔ اس کو کبھی بھی وہ ثروت نہ مل سکیگی جو کہ اسے دھرم کے راستے میں چلنے کے لئے مدد دے سکے۔ پس یہی قرآن شریف کے موافق اضلال الٰہی ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی راہ میں جد وجہد کرنیوالے کو توفیق وہدایت ملنا ہدایت الٰہی ہے اور عیبوں سے پڑ انسان کو اس ثروت سے محروم رکھنا اضلال الٰہی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس آریہ لوگ جو قرآن شریف کے لفظ اضلال پر اعتراض کرتے ہیں وہ وید کے مذکورہ بالا منتر کی طرف نور نظر ڈالیں۔ کیونکہ قرآن شریف اور وید اس مسئلہ میں بالکل متحد ہیں۔ پھر رگوید اسٹک ۱۔ ادھیائے ۳ ورگ ۱۸ منتر ۲ میں ہے:۔

"میری یہ اشیرباد (دُعا) انہیں لوگوں کے لئے ہے جو نیک اعمال اور نیکو خصال ہیں نہ ان کے لئے جو رعیت پر ظلم وستم کرنے والے ہیں۔ میں بدکار ظالموں کو کبھی اشیرباد نہیں دیتا۔" (یہی اس آیت کا ترجمہ ہے ان اللہ لا یھدی القوم الظالمین) اللہ تعالیٰ کی طرف سے مہر لگنا بھی صرف ضلالت اور مخالفت دین کی طبیعت ثانیہ ہونے کا نام ہے اور یہ مخالفت دین الٰہی کی سزا ہوتی ہے۔ جیسا کہ سوامی دیانند صاحب بھی ستیارتھ پرکاش اردو مترجمہ ماسٹر آتمارام کے صفحہ ۱۴۵ میں فرماتے ہیں۔

"بودھوں نے کس درجہ اودیا (جہالت) کی ترقی کی ہے جس کی نظیر اس کے سوائے دوسری ہو ہی نہیں سکتی۔ یقین تو یہی ہے کہ وید اور ایشور سے مخالفت کرنیکا اس کو یہی نتیجہ ملا ہے۔"

یہی مضمون یجروید ادھیائے ۲۵۔ منتر ۱۳ میں یوں ادا کیا گیا ہے:۔

"جو پرمیشور علم وغیرہ عطا کرنے والا اور جس کے ظل حمایت و پناہ وعنایت سے محروم ہونا ہی موت یعنی متواتر جینے مرنے کے چکر میں پڑتا ہے۔"

اضلال الٰہی توفیق ہدایت سے محروم رہتا ہے۔ اور کوئی امر توفیق الٰہی کے بغیر نہیں ہو سکتا۔

سوامی دیانند صاحب بھومکا صفحہ ۶۷ میں فرماتے ہیں:۔

"اس ایشور کے دھرم کو اور تکمیل نہیں ہو سکتی اس لئے ہر انسان کو ایشور سے اس طرح مدد مانگنی چاہئے اے اگنی عہد وصداقت کے محافظ میں سچے دھرم پر چلوں گا یعنی اس کی پابندی کروں گا۔ اے پرمیشور مجھے سچے نیک چلن اور دھرم پر عمل کرنے کی طاقت ہو۔ آپ مجھ کو ہمت دیجئے کہ میرا یہ سچے دھرم کا عہد آپ کی عنایت سے پورا ہو۔ عہد یہ ہے کہ میں آج سے سچے دھرم کی پابندی اور جھوٹے کھوٹے چلن اور ادھرم سے دوری اختیار کرتا ہوں۔ یجر ادھیائے ۱ منتر ۵ مذکورہ بالا منتر سے اظہر من الشمس ہے کہ توفیق خداوندی کے بغیر انسان کچھ نہیں کر سکتا۔ اور خدا تعالیٰ سے توفیق حاصل کرنے کے لئے بھی طلب اور ارادت ضرور ہے نہ تقاعد و تکاسل، سچی طلب اور ارادت وجد وجہد پر توفیق ملتی ہے اور یہی ہدایت الٰہی ہے اور تقاعد و تکاسل سے توفیق ہدایت چھن جاتی ہے اور یہی اضلال الٰہی ہے۔

فتفکروا یا اولی الباب

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۳۴۴ھ کی مختصر روئداد

پہلا دن

۲۶ر دسمبر ۱۰ بجے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ کا افتتاح کیا۔ حضور کے تشریف لانے پر مسلسل اللہ اکبر کے نعرے بلند کئے گئے۔ حافظ صوفی غلام محمد صاحب بی اے نے تلاوت قرآن کریم کی۔ اور خادم حسین صاحب گوجرانوالہ نے خوش الحانی سے نظم پڑھ کر سنائی۔ اسکے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے مختصر سی افتتاحی تقریر کی۔ اور لمبی دعا کے ساتھ جلسہ کا افتتاح فرمایا اور پھر تشریف لے گئے اس کے بعد جلسہ زیر صدارت حضرت مولوی عبدالماجد صاحب بھاگلپوری شروع ہوا اور جناب مولوی عبدالمغنی صاحب ناظر بیت المال نے فلسفۂ احکام شریعت کے عنوان سے زکوٰۃ کے موضوع پر تقریر کی۔ جس میں بتایا کہ زکوٰۃ کا ادا کرنا تمدنی مشکلات کا حل اور روحانی ترقی کا زینہ ہے ان کے بعد مولوی محمد سلیم صاحب مولوی فاضل کا وقت تھا، مگر جناب مفتی محمد صادق صاحب نے جن کا وقت دوسرے اجلاس کے آخر میں تھا۔ سردی میں کمزوری صحت کے سبب سے تقریر نہ کر سکنے کی وجہ سے دوپہر کا وقت لے لیا، اور کشمیر میں حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر کے متعلق اپنی وہ نئی اور دلچسپ تحقیقات سنائی۔ جو پچھلے چند ماہ سرینگر میں رہکر آپ نے کی۔ اور نہایت اہم پرانی تحریروں اور آثار کے فوٹو اور کتب کے حوالے پیش کئے۔ یہ تقریر غالباً مفصل طور پر جناب مفتی صاحب کتابی شکل میں شائع فرمائینگے۔ جس میں کئی ایک فوٹو بھی شامل ہونگے، ان کے بعد اجلاس نماز ظہر وعصر کے لئے برخاست ہوا۔ نمازیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جمع کر کے پڑھائیں۔

دوسرا اجلاس جناب چودھری نعمت خاں صاحب سیشن جج کی صدارت میں دو بجے شروع ہوا۔ تلاوت ونظم خوانی کے بعد جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے حضرت مسیح موعودؑ کے علم کلام پر تقریر کرتے ہوئے ادفع بالتی ھی احسن کے دونوں پہلوؤں جلالی وجمالی کی دلچسپ تشریح فرمائی اور ثابت کیا کہ سختی کرنے کے مقام پر نرمی کرنا اور نرمی کے مقام پر سختی کرنا گناہ ہوتا ہے، وقت کی قلت کی وجہ سے جو صرف ایک گھنٹہ تھا جناب مولوی صاحب اپنی تقریر مکمل نہ کر سکے مفصل تقریر انشاء اللہ اخبار میں شائع کر دی جائے گی۔

ان کے بعد مولوی ظہور حسین صاحب سابق مبلغ بخارا نے پسر موعود کے موضوع پر تقریر کی۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کی تحریروں کے حوالوں اور آپ کے بیان فرمودہ حالات کا واقعات سے پورا ہونا بتا کر ثابت کیا۔ کہ اس پیشگوئی کے مصداق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ہی ہیں۔

ان کے بعد مولوی محمد سلیم صاحب نے اجرائے نبوت کے موضوع پر تقریر کی۔ جو بڑی دلچسپی سے سنی گئی اور جلسہ پانچ بجے ختم ہوا۔

احمدیہ فیلوشپ آف یوتھ کا اجلاس

اسی دن سات بجے شام مسجد اقصیٰ میں احمدیہ فیلوشپ آف یوتھ کا اجلاس زیر صدارت ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم منعقد ہوا۔ ملک صاحب نے فیلوشپ کے اغراض ومقاصد مختصراً بیان کئے۔ مولوی دل محمد صاحب مولوی فاضل نے انقطاع نبوت کے متعلق مخالفین کے دلائل کی تردید کی اور مولوی محمد سلیم صاحب نے مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ کے موضوع پر تقریر کی۔ صدر نے تقریروں کے بعد بعض سوالات کے جواب دیئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوسرا دن

۲۷ر دسمبر کا پہلا اجلاس آنریبل چوہدری محمد الدین صاحب ممبر کونسل آف سٹیٹ و ریونیو ممبر جے پور سٹیٹ کی صدارت میں شروع ہوا۔ جس میں جناب قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور نے ہستی باری تعالیٰ کے موضوع پر تقریر کی۔ جس میں ثابت کیا کہ خدا تعالیٰ کو ماننے کے بغیر انسانی اخلاق کی تکمیل نہیں ہو سکتی۔ اور دہریوں میں سے آج تک کوئی ایک انسان بھی ایسا نہیں ہوا۔ جسے اخلاقی لحاظ سے دنیا کے سامنے بطور نمونہ پیش کیا جا سکے۔ اعلیٰ اخلاق کے ذکر میں دہریہ بھی ان ہی انسانوں کو پیش کرتے ہیں جنہوں نے نبی اور رسول ہونے کا دعوے کیا اور خدا تعالیٰ کی طرف لوگوں کو بلایا۔

یہ تقریر نہایت علمی اور انگریزی خوان نوجوانوں کے لئے بہت مفید تھی۔ انشاء اللہ اخبار میں بھی شائع کیجائیگی۔

اس تقریر کے بعد جناب سید زین العابدین شاہ صاحب ناظر دعوت و تبلیغ نے اسمہ احمد کی پیشگوئی پر ایک پُر از معلومات لیکچر دیا، اور برعایت وقت اس موضوع پر چند نہایت اہم باتیں بیان فرمائیں، افادہ عام کے لئے یہ لیکچر مفصل طور پر کتاب کی صورت میں چھاپ دیا گیا ہے۔ احباب ۲ر فی کاپی کے لحاظ سے قادیان کے کتب فروشوں سے منگا کر مطالعہ کریں۔

جناب شاہ صاحب کے بعد جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس نے خلافت کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ غیر مبائعین روز بروز خصوصیات سلسلہ عالیہ احمدیہ ترک کرتے جا رہے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم سے دور ہو رہے ہیں اس کے ثبوت میں آپ نے نہایت عبرتناک مثالیں اور واقعات پیش کرتے ہوئے ثابت کیا کہ آج غیر مبائعین کے بعینہٖ وہی عقائد ہیں۔ جو ڈاکٹر عبد الحکیم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں آپ کے سامنے پیش کئے اور جن کی وجہ سے آپ نے اسے جماعت احمدیہ سے خارج کر دیا۔

ان کی تقریر کے بعد نماز عصر کے لئے اجلاس برخاست ہوا۔ ظہر و عصر کی نمازیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جمع کر کے پڑھائیں اور اللہ اکبر کے نعروں میں حضور سٹیج پر تشریف لائے۔ حافظ محمد طیب صاحب ابن حضرت سید عبد اللطیف صاحب شہید کابل نے تلاوت کی۔ اور حکیم سراج الدین صاحب نے جناب ذوالفقار علی خاں صاحب گوہر کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ اس کے بعد ٹھیک ۳ر بجے حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ تقریر کیلئے کھڑے ہوئے، اور جماعتہائے احمدیہ لندن۔ افریقہ اور بعض دیگر بیرونی ممالک کی جماعتوں کی طرف سے درخواست ہائے دعا پر مشتمل تار پڑھ کر سنائے اور احباب کو ان کے لئے دعا کرنے کی تحریک فرمائی۔ نیز ہندوستان کے مختلف علاقوں سے جن اصحاب نے بذریعہ تار دعا کی درخواست کی تھی ان کا بھی ذکر کیا۔ اور دعا میں شامل کرنے کا ارشاد فرمایا۔ اس کے بعد نزلہ اور سخت سر درد کی تکلیف کے باوجود ساڑھے پانچ بجے تک اڑھائی گھنٹے نہایت اہم امور اور وقتی حالات کے متعلق تقریر فرمائی۔ یہ تقریر انشاء اللہ حسب معمول متعدد قسطوں میں درج اخبار کی جائے گی۔

تیسرا دن

۲۸ر دسمبر کا پہلا اجلاس زیر صدارت جناب سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندر آباد شروع ہوا، پہلے مولوی عبد الرحیم صاحب نیر سابق مبلغ بیرونی ممالک نے غیر ممالک میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی خدمات کے موضوع پر تقریر کی اور نہایت دلچسپ حالات سنائے۔ ان کے بعد جناب چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب جب لیکچر دینے کے لئے سٹیج پر تشریف لائے۔ تو جلسہ گاہ چوہدری ظفر اللہ خاں زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی۔ تقریر شروع کرنے سے قبل جناب چوہدری صاحب نے فرمایا کہ میں نے اس مضمون کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں عرض کر کے استفادہ کیا ہے اور اگرچہ تقریر میں کروں گا لیکن اکثر باتیں حضور کی ہونگی آپ نے کیپٹلزم اور سوشلزم کے اصول کی تشریح کرنے کے بعد اور ان کے مخالف و موافق دلائل پیش کر کے ثابت کیا کہ اسلام کے اقتصادی نظام سے بہتر کوئی نظام نہیں۔ یہ تقریر سوا بارہ بجے کے قریب ختم ہوئی۔ اور پھر نماز جمعہ کیلئے اجلاس برخاست ہوا نماز جمعہ و عصر جمع کر کے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے پڑھائیں۔ اور پھر حضور سٹیج پر تشریف لائے، مولوی خلیل الرحمٰن صاحب مبلغ بنگال نے تلاوت قرآن کریم کی۔ اور اس کے بعد حضور نے قریباً ۳ر بجے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وحی کے متعلق گذشتہ سال کی تقریر کے سلسلہ میں ایک پُر معارف تقریر فرمائی جو ساڑھے پانچ بجے تک جاری رہی اگرچہ احباب کی بڑی خواہش تھی کہ حضور تقریر جاری رکھیں مگر حضور نے اس خیال سے کہ روزہ داروں کو تکلیف نہ ہو روزہ افطار کرنے کے وقت ختم فرما دی۔ غالباً اسی دن ایک دوست کی طرف سے اعلیٰ قسم کی کھجوروں کا ایک بکس بطور تحفہ پہنچا تھا حضور نے سب کھجوریں افطاری کیلئے احباب میں تقسیم کرا دیں اور کئی اصحاب کو حضور کے اپنے ہاتھ سے لینے کا شرف حاصل ہوا۔ اس کے بعد حضور نے لمبی دعا فرمائی اور جب جلسہ گاہ سے تشریف لے جانے لگے، تو بلند آواز سے سب احباب کو السلام علیکم کہا اور جانے والوں کو اجازت عطا فرمائی۔ بعض اصحاب سپیشل گاڑی سے جو رات کے نو بجے کے قریب چلائی گئی واپس تشریف لے گئے، غرض اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

(الفضل)

تبلیغی رسالے مفت!

انجمن رفیق الاسلام گوڑگانوہ نے اس سال دو نئے رسالے رفیق حج اور رفیق نکاح شائع کئے ہیں، پہلا جیبی تقطیع کے ۱۱۲ اور دوسرا ۱۲۰ صفحوں پر چھپے ہیں، پہلے میں حج کے متعلق گھر سے چلنے سے واپس آنے تک کے جملہ معلومات درج ہیں۔ حاجیوں کیلئے بالخصوص نہایت بہتر رہبر ہے اور ان کیلئے معلومات کا خزانہ ہے کہ حج کیا ہے اور اس کے کیا فوائد ہیں دوسرے رسالہ میں نکاح کے جملہ پہلوؤں پر بحث ہے اور اسلامی نکاح کو افضل ثابت کیا گیا ہے، تعدد ازدواج اور مہر و طلاق اور نومسلمہ شادی شدہ عورت سے شادی پر مفصل باب ہیں، دونوں رسالے قصہ کے طرز پر سلیس زبان میں لکھے گئے ہیں۔ یہ رسالے پانچ پیسے محصول ڈاک کیلئے

(باقی حاشیہ صفحہ ۹ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نور آئیڈ سنز کی تیر بہدف و شہرہ آفاق ادویہ

موتی سُرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے

ضعف بصر۔ کُکرے۔ جلن۔ جالا۔ پھولا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ پڑ بال۔ ناخونہ۔ گوہا نجنی۔ رتوند ابتدائی موتیا بند۔ غرضیکہ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھینگے، وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پائیں گے۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے (عہ) محصول ڈاک علاوہ۔

حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان مبارک میں تو موتی سُرمہ ہی مقبول ہے لہٰذا آپکو بھی یہی بہترین سُرمہ ہی استعمال کرنا چاہیئے

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے سلمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں کہ "میں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں کہ میں نے آپ کے سرمہ کو استعمال کر کے اسے بہت مفید پایا۔ گذشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہو گئی تھی کہ زیادہ مطالعہ یا تصنیف سے آنکھوں میں درد ہونے لگتا تھا اور دماغ میں بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں سُرخی بھی رہتی تھی۔ ان ایام میں میں نے جب بھی آپ کا سُرمہ استعمال کیا۔ مجھے یقینی طور پر فائدہ ہوا۔"

اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

کمزور کو زور آور اور زور آور کو شاہ زور بنانا اس اکسیر پر ختم ہے۔ اس کے استعمال سے کئی ناتوان اور گئے گذرے انسان از سر نو زندگی حاصل کر چکے ہیں اگر آپ بھی عمدہ صحت پاکر پُر لطف زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آج سے ہی اس کا استعمال کرنا شروع کر دیں۔ ایکماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپیہ محصول ڈاک علاوہ

جناب شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم

اکسیر البدن کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ "مکرمی جناب شیخ محمد یوسف صاحب موجد اکسیر البدن! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ میں نہایت شکر گزاری کے جذبات سے لبریز دل لے کر آپکو یہ لکھ رہا ہوں کہ میرے بیٹے عزیز یوسف علی کو پیشاب میں شکر وغیرہ آنے کی شکایت تھی اس نے مجھے ولایت سے خط لکھا۔ میں نے آپ سے اکسیر البدن کی شیشی لیکر بھیجدی اس تازہ ڈاک میں جو اس کا خط آیا میں اس کا اقتباس بھیجتا ہوں۔ وہ لکھتا ہے کہ "میری صحت جیسا کہ میں نے پہلے لکھا تھا کہ مجھے پیشاب میں شکر وغیرہ آتی ہے۔ اب خدا کے فضل سے بالکل آرام ہو گیا ہے اور اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ وہ جو آپ نے ایڈیٹر صاحب نور والی دوائی اکسیر البدن بھیجی تھی۔ میں نے استعمال کرنی شروع کر دی جس سے پیشاب کی شکایت بالکل رفع ہو گئی۔ الحمد للہ! اب پیشاب بالکل صاف اور تندرستی کا آئینہ بھوک خوب لگتی ہے۔ جو کھاؤں سو ہضم۔ چہرہ پر بشاشت جسم میں چستی غرضیکہ ایک جوانی کا آغاز پاتا ہوں۔ نہایت اعلیٰ دوا ہے۔ ایک شیشی اور روانہ دیں۔"

شیخ صاحب! مجھے عزیز یوسف علی کے خط سے بہت خوشی ہوئی اور یہ دوسری مرتبہ اکسیر البدن نے میرے لخت جگر پر بنظیر اثر کیا ہے۔ میں جب خود ولایت میں تھا، تو عزیز محمد داؤد کو اس کا استعمال کرایا گیا۔ اس کی صحت مخدوش تھی اور امراض پھیپھڑے کا خدشہ تھا۔ مگر خدا نے اکسیر البدن کے ذریعہ اُسے ان خطرات سے بچالیا۔ اب میرے دوسرے بیٹے پر اس نے اعجازی اثر کیا ہے۔ میں اس ایجاد پر آپ کو مبارکباد دیتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اس نافع الناس دوا کیلئے اللہ تعالیٰ آپکو اجر عظیم دے۔ یہ دوائی فی الحقیقت اکسیر البدن ہے میں ہر شخص کو اس کے استعمال کی تحریک کرنے پر دلی مسرت محسوس کرتا ہوں۔

اکسیر اکبر

جس کا اثر مستقل ہے۔ اکسیر البدن کے علاوہ اس میں مزید حسب ذیل اجزا شامل ہیں۔ سونے کا کشتہ۔ کستوری۔ عنبر۔ یہ معجون وغیرہ۔ اس کے فوائد کے کیا کہنے۔ ایک ہی لاثانی دوا ہے اسکی موجودگی نے طبی دنیا میں ایک نئی روح پھونک دی ہے۔ مفصلہ ذیل نئی و پرانی امراض میں اس کا اثر فوری اور مستقل ہے ضعف دل ضعف دماغ، ضعف اعصاب، ضعف ہاضمہ، قبل از وقت بالوں کا سفید ہو جانا، دل کی دھڑکن، سر کا چکرانا۔ آنکھوں میں اندھیرا آنا، بے چینی۔ سستی، اداسی، ذرا سے کام سے دل کا کانپنا، جسم میں سخت کمزوری وغیرہ بیماریوں کے لئے یہ اکسیر بفضلہ تعالیٰ آخری اور یقینی علاج ہے۔ لاگت کے مقابلہ میں قیمت برائے نام یعنی ایک ماہ کی خوراک کی قیمت بیس روپے محصول ڈاک علاوہ۔

اکسیر اکبر سے ۴۵ سالہ ۱۸ سالہ نوجوان بن گیا

جناب ڈاکٹر شیر محمد صاحب عالی اسسٹنٹ سرجن فورٹ لاکھارٹ ضلع کوہاٹ سے لکھتے کہ "اکسیر اکبر کی ایک ماہ کی خوراک جو آپ سے منگوائی تھی۔ ایک مریض جس کی عمر ۴۰ سال سے متجاوز کر چکی تھی۔ اور جس کو کمزوری تقریباً ۲۰ سال سے تھی استعمال کرائی گئی۔ دوران استعمال میں ایک حیرت انگیز تبدیلی اس کے جسم میں رونما ہوئی۔ جو سینکڑوں مقوی ادویہ کے کھانے سے بھی آج تک نہ ہوئی تھی۔ یعنی اکسیر اکبر کے استعمال سے اس کی صحت ایسی ہو گئی۔ جیسے اٹھارہ سالہ نوجوان کی چڑھتی جوانی کا عالم ہوتا ہے۔" "اکسیر اکبر" واقعی اس زمانہ میں اپنا جواب نہیں رکھتی۔ آپ ایک مرتبہ ضرور تجربہ فرمائیے۔

اکسیر بواسیر

یہ نامراد موذی مرض انسان کا خون نچوڑ کر ہڈیوں کا پنجر اور زندہ درگور بنا کر زندگی تلخ کر دیتا ہے۔ اس کی مصیبت کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کچھ وہی بہتر سمجھ سکتا ہے۔ جسے بدقسمتی سے اس موذی مرض سے سابقہ پڑا ہو، ہماری یہ اکسیر اس ظالم مرض کو خواہ کسی قسم کا ہو، زیادہ سے زیادہ چودہ دن کے استعمال سے جڑھ سے اکھاڑ کر نیست و نابود کر دیتی ہے۔ قیمت تین روپے۔ محصول ڈاک علاوہ

موتی دانت پوڈر

میلے دانت جملہ بیماریوں کا گھر ہیں۔ اگر آپ اپنی صحت کو ضروری سمجھتے ہیں۔ تو آج ہی اس کا استعمال شروع کر دیں جو دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کر کے انہیں فولاد کی طرح مضبوط بنا کر موتیوں کی طرح چمکاتا ہے۔ اور بدبوئے دہن کو دور کر کے پھولوں کی سی مہک پیدا کرتا ہے۔ قیمت دو اونس کی شیشی جو مدت کیلئے کافی ہے۔ ایک روپیہ، محصول ڈاک علاوہ

تریاق اعظم

اس ایک ہی تریاق سے سر سے لیکر پاؤں تک کی جملہ بیماریوں کا علاج کر لیجئے۔ گھر میں اس تریاق اعظم کی شیشی کی موجودگی ڈاکٹروں اور حکیموں کی ضرورت سے بے نیاز کر دیتی ہے سفر میں اس کی ایک شیشی کا آپ کے پاکٹ اور سوٹ کیس میں ہونا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ہسپتال کی جملہ ادویہ آپ کی پاکٹ میں ہیں۔ اس کے ہر قطرے میں آب حیات اور ہر مرض کیلئے اکسیر ہے۔ اس کے ایک قطرے کے حلق سے اترتے ہی مردہ جسم میں برقی لہر دوڑ جاتی ہے۔ سر کے درد پسلی کے درد۔ گٹھیا کے درد، عرق النساء کے درد۔ معدے کے درد۔ جگر کے درد۔ گھٹنوں کے درد، غرضیکہ جملہ قسم کے دردوں کیلئے تیر بہدف ہے۔ ناسور، جلے ہوئے آبلوں تلی، بخار، ہیضہ، بدہضمی کیلئے۔ قصہ کوتاہ قریباً دو صد امراض کا یہ ایک ہی علاج ہے۔ مفصل حالات ترکیب استعمال میں ملاحظہ کیجئے۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ چار آنہ۔ محصول ڈاک علاوہ۔

رفیق زندگی

گرم مزاج والوں کیلئے بینظیر تحفہ ہے۔ مفرح دل اور مقوی دماغ، جس سے جوہر حیات کو خاص ترقی ہوتی ہے، بیماری یا کثرت کار کی وجہ سے جن کے چہرے زرد، دل ہر وقت دھڑکتا سر چکر آتا، آنکھوں میں اندھیرا آتا، اٹھتے وقت ستارے سے دکھائی دیتے۔ بے چینی، گھبراہٹ، سستی اور اداسی چھائی رہتی ہو، کام کرنے کو دل نہ چاہتا ہو، اس کیلئے یہ جادو اثر دوا نعمت غیر مترقبہ ہے۔ اس دوا کا ایک ماہ کا استعمال سال بھر کے لئے انشاء اللہ کسی دوسری مقوی دوا سے بے نیاز کر دیگا۔ ایک ماہ کی خوراک جس میں ۱۵ تولہ دوا ہے قیمت پانچ روپے۔ محصول ڈاک علاوہ

اکسیر معدہ

ہیضہ، بدہضمی، کمی بھوک، درد شکم، اپھارہ، باؤگولہ، پیٹ کا گڑگڑانا، کھٹی ڈکاریں، جی کا متلانا، جگر و تلی کا بڑھ جانا، سر چکرانا، کرم شکم، اسہال، ریاح، کھانسی، دمہ کیلئے تیر بہدف ہے، دودھ، گھی، مکھن، بالائی، انڈے وغیرہ ہضم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے، دماغ، حافظہ، ذہن کو تقویت دینے، کمزور اور دماغی کام کرنے والوں کے لئے بینظیر چیز ہے، قیمت دو روپے۔ محصول ڈاک علاوہ۔

قبض کشا گولیاں

اول تو کبھی کبھار کی قبض بھی بہت تکلیف دہ ہے پھر دائمی قبض سے تو خدا کی پناہ، اگر آپ کا معدہ صاف ہے تو سمجھو کہ آپ تندرستی کی گود میں کھیل رہے ہیں ورنہ یہ امر مسلمہ ہے کہ قبض سب بیماریوں کی ماں ہے۔ ایک دن گھر کا پاخانہ صاف نہ ہو، تو تمام گھر کی فضا اس قدر خراب ہو جاتی ہے کہ ناک میں دم آ جاتا ہے۔ یہی حال آپ معدہ کا سمجھئے اگر ایک روز بھی کھل کر اجابت نہ ہو، تو تمام معدہ متعفن ہو جاتا ہے اور متعفن معدہ ہی ہر ایک بیماری کی جڑ ہے، قبض کشا گولیاں کیا ہیں؟ گویا معدہ کی جھاڑو ہیں۔ ان کا دائمی استعمال سمجھو کہ صحت کا بیمہ ہے، ایک سو گولی کی قیمت صرف دو روپے، محصول ڈاک علاوہ

افیون چھڑاؤ گولیاں

افیون بہت بری بلا ہے۔ علاوہ روپیہ کے نقصان کے یہ انسانی صحت کا بھی ستیاناس کر دیتی ہے۔ بدقسمتی سے جسے اس کی عادت پڑ جائے پھر اس کا چھوٹنا مشکل ہو جاتا ہے ہماری یہ گولیاں انشاء اللہ بہت جلد اس بلا سے نجات دلا دینگی قیمت یکصد گولی دو روپیہ (عہ) محصول ڈاک علاوہ۔

اکسیر جریان

اس نامراد موذی مرض سے بڑھ کر اور کوئی خطرناک روگ نہیں، یہ اندر ہی اندر گھن کی طرح انسانی صحت کا ستیاناس کر دیتا ہے۔ سر میں درد، چہرہ زرد، طبیعت سرد، ہاتھ پاؤں پھولے ہوئے، دل اکتایا ہوا، بھوک مری ہوئی، غرضیکہ یہ نامراد بیماری انسان کو زندہ درگور بنا دیتی ہے، ہم نے سالہا سال کے تجربہ کے بعد اس موذی مرض سے نجات حاصل کرنے کے لئے ایک مجرب نسخہ ایجاد کیا ہے، اگر اس کی قیمت دس روپیہ بھی رکھی جاتی تو بھی تھوڑی تھی۔ مگر پبلک کی ہمدردی کی خاطر اس کی قیمت صرف تین روپے رکھی جاتی ہے۔ محصول ڈاک علاوہ۔

بیس سالہ احتلام۔ جریان، اور سستی جاتی رہی

جناب مہدی خاں صاحب مگھال ڈاکخانہ ڈلوال ضلع جہلم سے لکھتے ہیں کہ "جو جناب سے دوا اکسیر جریان منگوائی تھی اس سے اس حد تک فائدہ ہوا کہ بیس سال کے امراض احتلام جریان سستی وغیرہ سب جاتی رہی۔ اللہ تعالیٰ اس نیک ایجاد کیلئے آپ کو جزائے خیر دے"

مچھر پروف

جب رات کو انسان میٹھی نیند سو رہا ہو تو اس وقت مچھروں کے کاٹنے سے جو بیچینی ہوتی ہے وہ کسی تشریح کی محتاج نہیں اور پھر اس کے کاٹنے سے ملیریا بخار جیسا موذی روگ جو انسان کو زندہ درگور بنا دیتا ہے۔ لگ جاتا ہے۔ ہم نے ایک ایسا تیل ایجاد کیا ہے جس کی بو سے مچھر اس طرح بھاگتا ہے جس طرح کاہو سے شیطان۔ اس کے چند قطرے بدن پر مل لیجئے اور بے کھٹکے میٹھی نیند آرام کیجئے۔ دو اونس کی شیشی جو خاصی مدت کیلئے کافی ہے کی قیمت صرف اکیس روپیہ چار آنہ محصول علاوہ

لگانیکی دوا

اکسیر البدن۔ اکسیر اکبر یا رفیق زندگی کے ساتھ اگر اس لگانے والی دوا سے بیرونی مالش کی جائے تو پھر کیا کہنے، سونے پر سہاگہ ہے اور پٹھوں میں بے نظیر طاقت پیدا ہو جاتی ہے جس نے ایک دفعہ استعمال کیا ہمیشہ کیلئے گرویدہ ہو گیا قیمت فی تولہ دو روپیہ آٹھ آنہ محصول ڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ:- منیجر نور اینڈ سنز، نور بلڈنگ، قادیان، ضلع گورداسپور پنجاب